كَانُوْا : وہ سب تھے
قُلْ : کہو
اَعْلَمُ : زیادہ جانتے ہو
وَمَنْ : اورکون
مِمَّنْ : اس سے جس نے
شَهَادَةً : اس گواہی کو جو
مِنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے
بِغَافِلٍ : غافل نہیں ہے
تَعْمَلُوْنَ : تم لوگ کرتے ہو

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى : یہودی یا عیسائی
ءَ اَنْتُمْ : کیا تم لوگ
اَمِ اللّٰهُ : یا اللہ (زیادہ جانتا ہے)
اَظْلَمُ : زیادہ ظالم ہے
كَتَمَ : چھپایا
عِنْدَهٗ : اس کے پاس ہے
وَمَا اللّٰهُ : اور اللہ
عَمَّا : اس سے جو

آیت ۱۴۱

﴿تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

ترجمہ

تِلْكَ : وہ
قَدْ خَلَتْ : گزر چکی ہے
مَا كَسَبَتْ : وہ جو اس نے کمایا
مَّا كَسَبْتُمْ : وہ جو تم لوگوں نے کمایا
عَمَّا : اس کے بارے میں جو

اُمَّةٌ : ایک اُمت ہے جو
لَهَا : اس کے لئے ہی ہے
وَلَكُمْ : اور تم لوگوں کے لئے ہی ہے
وَلَا تُسْئَلُوْنَ : اور تم لوگوں سے نہیں پوچھا جائے گا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : وہ لوگ کیا کرتے تھے

❀ ❀ ❀

میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجئے۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟

تحریر: اکبر شاہ خان، نجیب آبادی

قرآن فہم انسان کے لئے آسان کتاب ہے

مسلمانوں میں جس طرح اور بہت سے غلط اور غیر اسلامی عقیدے اسلامی جامہ پہن کر داخل ہو گئے ہیں، اسی طرح ایک یہ خیال نہ صرف جاہلوں بلکہ اکثر پڑھے لکھے اور عالم کہلانے والے لوگوں میں بھی شائع ہو کر راسخ ہو چکا ہے کہ قرآن مجید کا سمجھنا، یعنی عربی زبان جانتے اور قرآن مجید کے الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے بھی آیاتِ قرآنی کے مطالب سے واقف ہو کر قرآن مجید سے فائدہ اٹھانا بے حد دشوار بلکہ غیر ممکن ہے، اور کوئی بہت ہی بڑا جید عالم جو تمام بڑی بڑی تفسیروں کا بالاستیعاب مطالعہ کر چکا ہو، مشکل ہی سے کسی آیت کے صحیح مفہوم سے آشنا ہو سکتا ہے۔ متوسط درجہ کے مولوی یا کسی عام پڑھے لکھے شخص کا کیا حوصلہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت کا مطلب سمجھ سکے اور کسی عقیدہ کی تائید یا تردید میں کوئی آیت پیش کر سکے! اس غلط اور گمراہ کن عقیدے کی ہمہ گیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب لوگوں کو کسی مسئلہ کی نسبت تحقیق کرتے ہوئے قرآن مجید کی کسی آیت کے تلاش کرنے کا خیال نہیں آتا۔ ہندوستان کے کئی شہروں میں ایسے مذہبی ادارات قائم ہیں، جہاں روزانہ بکثرت استفتاء آتے اور اُن پر فتوے لکھے جاتے ہیں۔ ان ہزارہا فتووں میں جو ہر ہفتے مفتیوں کے قلم سے صادر ہوتے ہیں، بمشکل کوئی ایک یا دو فتوے تلاش کئے جا سکتے ہیں جن میں قرآن مجید کی کسی آیت کا کوئی حوالہ موجود ہو، ورنہ عام طور پر فقہی کتابوں کے حوالوں پر فتووں کی بنیاد قائم کی جاتی ہے۔ گویا ان کتابوں ہی کو قرآن مجید کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو، لیکن اگر کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تو پھر صرف اللہ اور رسول سے فیصلہ کراؤ، یعنی قرآن وحدیث کو حکم بناؤ۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝﴾ (النساء)

یہ بات آج کل کسی سے پوشیدہ نہیں کہ کسی اختلافی مسئلہ کی نسبت اگر مفتیوں سے فتویٰ حاصل کیا جاتا ہے تو اُس فتوے میں کنز‘ قدوری‘ عالمگیری وغیرہ کے حوالے اور الفاظ تو موجود ہوتے ہیں‘ لیکن اگر نہیں ہوتا تو قرآن وحدیث ہی کا کوئی حوالہ اور تذکرہ نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں نماز عشاء کے وقت کسی شخص نے دوسرے نمازیوں کی موجودگی میں مجھ سے کوئی بات دریافت کی۔ میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنادی اور ایک حدیث (جس کے الفاظ مجھ کو صحیح طور پر یاد نہ تھے) کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کر دیا۔ دوسرے روز اتفاقاً کسی نے پھر کوئی بات دریافت کی اور میں نے اس روز بھی اسی طرح جواب دیا۔ تیسرے روز ان نمازیوں میں سے ایک دوست میرے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ فلاں صاحب تیری نسبت برا خیال ظاہر کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ ان کا خیال صحیح ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مجھ کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ فرمانے لگے کہ ان کے بدعقیدہ ہونے کا سبب سننے کے قابل ہے۔ میں نے کہا فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ گزشتہ دو روز تجھ سے مسجد میں بعض باتیں پوچھی گئیں اور تو نے دونوں مرتبہ قرآن اور حدیث کے حوالوں سے جواب دیا۔ بس یہی چیز اُن کو زیادہ ناگوار گزری۔ چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہر ایک بات کے جواب میں قرآن اور حدیث ہی کو لے بیٹھنا اور کسی امام یا فقہ کی کتاب یا کسی بڑے بوڑھے پرانے مولوی کے قول کا حوالہ نہ دینا بڑی معیوب بات اور انتہا درجہ کی گستاخی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں مفتی نہیں ہوں‘ جو کچھ مجھ کو معلوم تھا معمولی طور پر جواباً عرض کر دیا تھا۔ انہوں نے غلطی سے مجھ کو مفتی سمجھ لیا ہے۔

جو لوگ قرآن مجید کو پڑھ اور سمجھ ہی نہیں سکتے وہ تو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے‘ جو پڑھنے اور سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں انہوں نے یہ کہہ کر کہ قرآن مجید کو ائمہ مجتہدین اور پرانے مفسرین ہی خوب سمجھ سکتے تھے اور ان بزرگوں کی سمجھی ہوئی باتوں میں کوئی اضافہ یا ترمیم مقبول نہیں‘ تدبر فی القرآن ہی سے عملاً انکار اور رائے وقیاس کے ذریعہ ترتیب دیئے ہوئے فتووں کے مقابلہ میں قرآن مجید کو معناً بے کار قرار دے دیا‘ اور اس طرح اُمتِ مسلمہ نے قرآن مجید سے دوری ومہجوری اختیار کر لی۔

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان)

''اور رسول (حضرت محمدﷺ) نے (جنابِ الٰہی میں) عرض کیا کہ اے میرے ربّ! میری اُمت نے اس قرآن کو مہجور (اپنے آپ سے دور کیا ہوا) قرار دے لیا۔''

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود قرآن مجید کی نسبت فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:۱۷،۲۲،۳۲،۴۰)

''اور ہم نے قرآن مجید کو (لوگوں کے) نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت ہی آسان کر دیا ہے' پس کوئی ہے جو نصیحت یاب ہو؟''

سورۃ القمر میں اس آیت کو صرف ایک ہی مرتبہ نہیں بلکہ بار بار اور بغرضِ تاکید بتکرار فرمایا:

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾ (مریم)

''پس (اے رسولؐ) ہم نے اس قرآن کو تیری زبان (یعنی عربی زبان) میں اس لئے آسان کر دیا ہے کہ تو اس قرآن کے ذریعے متقی لوگوں کو خوشخبری سنائے اور جھگڑالو لوگوں کو (عذابِ الٰہی سے) ڈرائے۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ (الزمر)

''اور ہم نے لوگوں کے سمجھنے کے لئے اس قرآن میں تمام اقسام کی مثالیں بیان فرما دی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ یہ قرآن صاف اور سلیس عربی زبان میں ہے' اس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں' تاکہ لوگ اس کو سمجھ کر خدا سے ڈریں۔''

اسی طرح اور بھی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن سے بلا اشتباہ ثابت ہے کہ جو شخص سمجھنے کی کوشش کرے اُس کے لئے قرآن مجید کا سمجھنا دشوار نہیں بلکہ بہت ہی آسان ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو قرآن مجید میں تدبر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (العنکبوت:۶۹)

''اور جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے' انہیں ہم لازماً اپنے راستے دکھائیں گے۔''

حضرت سیدنا و مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں کیا

خوب فرماتے ہیں:

''اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے' اس کو بڑا علم چاہئے' ہم کو وہ طاقت کہاں کہ اُن کا کلام سمجھیں' اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے' سو ہماری کیا طاقت کہ اس کے موافق چلیں' بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں' سو یہ بات بہت غلط ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف و صریح ہیں' ان کا سمجھنا مشکل نہیں۔ چنانچہ سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴾

''اور بے شک اتاریں ہم نے تیری طرف باتیں کھلی' اور منکر ان سے وہی ہوتے ہیں جو بے حکم (نافرمان لوگ) ہیں''۔

یعنی ان باتوں کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں' بلکہ ان پر چلنا مشکل ہے' اس واسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری لگتی ہے۔ سو اس لئے جو لوگ بے حکم ہیں وہ ان سے انکار کرتے ہیں۔ اور اللہ و رسول کا کلام سمجھنے کے لئے بہت علم نہیں چاہئے' کیونکہ پیغمبر تو نادانوں کے راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے اور بے علموں کے علم سکھانے کو آئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں فرمایا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾

''اور اللہ وہ ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر اُس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقل کی باتیں' اور بے شک تھے وہ پہلے سے صریح گمراہی میں''

یعنی یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ اس نے ایسا رسول بھیجا کہ اس نے بے خبروں کو خبر دار کیا اور ناپاکوں کو پاک اور جاہلوں کو عالم اور احمقوں کو عقلمند اور راہ بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ پر۔ سو جو کوئی یہ آیت سن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں سکتا سو اُس نے اس آیت کا انکار کیا ہے اور اس نعمت کی قدر نہ سمجھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جاہل لوگ ان کا کلام سمجھ کر عالم ہو جاتے ہیں اور گمراہ لوگ ان کی راہ چل کر بزرگ بن جاتے ہیں۔ اس بات کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار' پھر کوئی شخص